



عموم احادیث کے پیش نظر اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں کہ اس سے کسی مقصد تکبر ہو یا نہ ہو لیکن اکثر و بیشتر تکبر اور غرور ہی کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کا مقصد نہ بھی ہو تو یہ تکبر اور غرور کا وسیلہ ضرور ہے۔ اس میں عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے اس سے کپڑے میلے اور ناپاک بھی ہوتے ہیں اور اس میں اسراف بھی ہے۔ جس شخص کا مقصد تکبر ہو گا تو اسے گناہ بھی زیادہ ہو گا کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((من جرثوبہ خیلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة)) (صحیح البخاری اللباس باب من جازاره من غير خيلاء ح: ٥٧٨٤ و صحیح مسلم باب تحريم جرثوب خيلاء ح: ٢-٨٥)

”جو شخص ازراہ تکبر اپنے کپڑے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا کپڑا الٹک جاتا ہے مگر میں کوشش کر کے اسے اٹھا لیتا ہوں تو آپ نے فرمایا :

((لست ممن يصنع خيلاء)) (صحیح البخاری اللباس باب من جازاره من غير خيلاء ح: ٥٧٨٤ و سنن ابی داؤد ح: ٤-٨٥)

”آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔“

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسی صورت حال کا سامنا ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں یعنی وہ اپنے کپڑے کی حفاظت کرتا ہو اور جان بوجھ کر اسے ٹٹنوں سے نیچے نہ چھوڑتا ہو، آستین کے بارے میں یہ سنت ہے کہ وہ کلائی یعنی ہاتھ اور ہتھیلی کے جوڑے سے تجاوز نہ کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 262

محدث فتویٰ